حُرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ ◎ مترجم: جناب محمد عاطف الیاس

حمد وثنا کے بعد! وہ بہترین وصیت جو میں خود کو اور آپ سب کو کر سکتا ہوں، اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت ہے۔ اللہ کا تقویٰ دنیا میں مومن کا زادِراہ، آخرت میں نجات اور بلندی کا سامان ہے۔ تقویٰ کے ذریعے ہی رزق کی امید لگائی جاتی ہے۔ اسی کے ذریعے تنگیاں دُور ہو سکتی ہیں۔ ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق: ۲، ۳]

''جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اُس کیلئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔''

﴿وَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا﴾ [الطلاق] ''جو شخص اللہ سے ڈرے اُس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔''

اے بندگانِ خدا! اللہ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں ایسے جذبات عطا فرمائے ہیں کہ جن سے انسان قربِ الٰہی کے زینوں پر چڑھتا جاتا ہے مگر ان جذبات کا حقیقی فائدہ صرف اور صرف ان کے صحیح استعمال کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ ان کا حقیقی فائدہ محبتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایسی محبت کہ جس میں محبت رسول اللہ ﷺ محبت الٰہی سے الگ نہ کی جائے۔ ایسی محبت کہ جس کی عکاسی انسان کا ہر قول، عمل اور خیال کرتا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ کی محبت، محبتِ الٰہی کا لازمی تقاضا ہے اور جو نبی ﷺ سے محبت نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ سے بھی محبت نہیں کرتا چاہے وہ رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر ساری قسمیں ہی کیوں نہ کھالے کہ وہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران] ''اے نبی ﷺ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔''

نبی ﷺ تو آدم کی اولاد کے سردار ہیں۔ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی رحمت ہیں۔ انسانیت پر نازل

کردہ نعمت ہیں۔﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا﴾ [النسآء]''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔''جس نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تو اس نے اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ﴾[الفتح: ۱۰]''اے نبی ﷺ! جو لوگ آپؐ سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے،ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔''

ان کا حکم درحقیقت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔﴿فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾[النساء] ''نہیں اے محمدؐ! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ آپؐ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں، بلکہ اسے سر بسر تسلیم کر لیں۔''

اللہ اکبر! کتنی عظیم ہیں یہ آیات، کتنے عظیم ہیں یہ محبت بھرے احکام جو ان آیات میں آئے ہیں۔﴿لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾[التوبة]''تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

اللہ کے بندو! امت اسلامیہ کی سربلندی، قوت، عزت اور دشمنوں کے مقابلے میں فتح اور غلبہ، اب سب چیزوں کا دارومدار نبی ﷺ کی محبت پر ہے۔ایسی محبت جو قول وعمل، ظاہر و باطن سے عیاں ہو۔جو شخص امت مسلمہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے وہ اسے عزت، ہیبت اور طاقت سے مالا مال پاتا ہے اور وہ اس حقیقت کا شاہد بن جاتا ہے۔

امت مسلمہ کی پستی اور مغلوبیت کی اصل وجہ نبی ﷺ کی محبت میں کمی ہے۔نبی ﷺ کے راستہ سے دوری ہے۔نبی ﷺ کی نصرت سے پہلو تہی ہے۔حد یہ کہ یہ امت مسلمہ عقلِ انسانی کو وحیِ ربانی پر ترجیح دینے لگی۔نبی ﷺ کی منقول آیات چھوڑ کر دوسروں کی پیروی کرنے لگی ہے۔اسی وجہ سے سنت نبوی ﷺ کی

توہین کرنے والوں کے حوصلے بڑھنے لگے یہاں تک کہ وہ نبی ﷺ کی ذات مبارک کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنا بیٹھے ہیں۔ (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں)

جو اُمت محبتِ رسول ﷺ میں کمزور نظر آئے جو امت نبی ﷺ کی نصرت میں بڑھ کر حصہ نہ لے وہ امت تو ذلت اور رسوائی کی حقدار ہے۔ امتوں کے تسلط کی حقدار ہے۔ کیوں نہ ہو؟ نبی ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے: ''کوئی شخص تب تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے والد، اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔'' [صحیح بخاری]

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا﴾ [النسآء] ''اللہ نے کافروں کیلئے مسلمانوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی سبیل نہیں رکھی ہے۔'' جو شخص اس آیت کریمہ اور اس سے قبل بیان کردہ حدیث پر غور کرتا ہے وہ سمجھ جاتا ہے کہ جو شخص نبی ﷺ سے محبت کرنے لگے وہ مومن ہو جاتا ہے اور جو شخص مومن ہو جائے تو اللہ نے کافروں کیلئے اس پر غالب آنے کا کوئی راستہ نہیں رکھا چاہے یہ کافر اکیلا ہو یا جماعت کی شکل میں۔

اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ اگر امت نبی ﷺ کی محبت و نصرت میں کوتاہی کے باعث رسوا ہو جائے تو یہ نبی ﷺ کی محبت کو ناپسند کرتی ہوگی۔ نہیں! یہ سمجھ صحیح نہیں۔ حدیث نبوی ﷺ تو اس محبت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جس میں نبی ﷺ کی بات، ان کا حکم اور ان کی نصرت ہر دوسری شئے پر فوقیت رکھتی ہو۔ دراصل مصیبتوں اور برائیوں کی وجہ کمال درجہ کی محبت نہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ [النور] ''رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔''

نبی ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میرے نفس کے سوا ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں تجھے اپنے آپ سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس وقت آپ مجھے میری جان سے بڑھ کر محبوب ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! عمرؓ اب (تم صحیح مسلمان ہوگئے ہو)'' [صحیح بخاری]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ کی مدح، آپ ؐ کی تعریف اور آپ ؐ کی تعظیم و توقیر قائم کرنے سے پورا دین قائم ہو جاتا ہے اور ان چیزوں کو دین سے ختم کر دیا جائے تو سارا دین ختم ہو جاتا ہے۔''

ذرا غور کیجئے! شیخ الاسلامؒ کے اس قول پر کیونکہ وہ امت کے حال سے خوب واقف تھے۔ اللہ کے اس ارشاد کو یاد کیجئے جو نبی ﷺ کے بارے میں نازل ہوا، فرمایا: ﴿وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا﴾ [النور:54] ''اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے۔'' نبی ﷺ کی محبت نہ تو ایسی چیز ہے جو صرف دنیائے خیال ہی میں ہو، اور نہ اسے اپنانا کوئی ناقابل برداشت مشقت ہے۔ بلکہ یہ تو ایک روحانی کیفیت ہے۔ یہ دلی سکون ہے۔ یہ ایسی سعادت کہ جس کا احساس صرف وہ شخص ہی کر سکتا ہے جو اس نعمت کو پا چکا ہو۔ اس محبت سے پہلوتہی اور اس کی اہمیت میں کمی صرف وہ شخص ہی کر سکتا ہے کہ جس کا دل خون کو حرکت میں لانے کے سوا کسی دوسرے کام کا نہ ہو۔ اس کا انکار تو وہی کر سکتا ہے کہ جس کا دل سخت ہو چکا ہو، جو دنیا کا خریدار بن چکا ہو۔ جو اپنا دل نبی ﷺ کی دوری سے بھر چکا ہو۔ اس محبت سے پہلوتہی نہ تو اللہ کے نیک بندوں کی خصلت ہے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خاصہ (اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں آپ ﷺ پر)۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو نبی ﷺ سے حد سے بڑھ کر محبت کرتے تھے کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب مشرکین مکہ کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ بات کرنے آئے تو انہوں نے جو دیکھا وہ ناقابل بیان تھا۔ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں۔ میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کا حال بھی دیکھا ہے۔ بخدا میں نے کبھی کسی بادشاہ کی اتنی تعظیم ہوتی نہیں دیکھی جتنی محمد ﷺ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعظیم و توقیر کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ اگر تھوکیں تو صحابہؓ اسے اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ اور جسم پر ملنے لگتے ہیں، جب نبی ﷺ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر فوراً عمل کیا جاتا ہے۔ جب آپ ﷺ وضو کرتے ہیں تو صحابہؓ بڑھ چڑھ کر پانی سے برکت حاصل کرتے، جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے ہیں تو صحابہؓ اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ [صحیح بخاری]

صلح حدیبیہ کے واقعہ ہی میں مروی ہے کہ عروہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر بات کر رہے تھے یہاں تک کہ ان کا ہاتھ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کو جا چھوتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ

تلوار تھامے کھڑے تھے۔ یہ دیکھ کر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک سے ہاتھ ہٹالو قبل اس کے کہ تم اسے لوٹا نہ سکو، یہ سن کر عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ہٹالیا۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر جا ٹھہرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے والی منزل میں تھے، جبکہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اوپر والی منزل میں' جب رات پڑ گئی تو ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو یاد آیا کہ وہ ایسے گھر کی چھت پہ ہیں کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور یوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نیچے ہیں، اس سوچ کا آنا تھا کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے نیند اُڑ گئی، اپنی جگہ پر جامد ہوئے پڑے رہے اور ڈرتے رہے کہ کہیں ان کے ہلنے سے کچھ گرد و غبار نہ اُٹھے یا وہ کوئی حرکت کریں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچے [صحیح مسلم]

اللہ کے بندو! ذہن نشین کرلو! عزت و بلندی اور غلبہ اس طرح کی محبت ہی سے ملتا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جتنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے گی اتنی ہی عزت، نصرت اور اتنا ہی غلبہ ملے گا، اسی طرح جتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے گی اتنی ہی ہدایت، کامیابی اور نجات ملے گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سعادت دارین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع ہی سے جوڑا ہے اور دنیا و آخرت کی تباہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی میں رکھی ہے۔ تو ہدایت، امن، کامیابی، عزت، لذتیں، اللہ کی تائید، اس کی دوستی اور دنیا و آخرت کی کامیابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والوں کیلئے ہی ہے اور ذلت و رسوائی، ڈر، گمراہی، نامرادی اور دنیا و آخرت کی بربادی آپ ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے ہی ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! جان چکے ہو تو اب عمل پر ثابت قدم رہو۔ توفیق یافتہ تو وہ ہی ہے جسے اللہ توفیق عطا فرمائے۔ ﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌO فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ [التوبة] ''دیکھو تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کیلئے وہ شفیق اور رحیم ہے۔ اب اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے کہہ دو کہ میرے لیے بس اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثنا کے بعد! اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ ذہن نشین کرلو کہ نبی ﷺ کی محبت، ان کی پیروی کیے بغیر محض ایک دعوے کی مانند ہے جو انسان محض زبان سے کرتا ہے اور اس کے حلق سے نیچے اس دعوے کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

بھلا بتاؤ! تکبر کرنے والا جب جانتا ہے کہ نبی ﷺ اللہ کیلئے تواضع کرنے والوں کے سردار تھے تو وہ کس طرح محبّ رسول ہوسکتا ہے؟ ظالم جب جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عدل کرنے والوں کے استاد تھے تو وہ کیونکر محبّ رسول بن سکتا ہے؟ خیانت کرنے والا کیسے محبّ رسول ہوسکتا ہے؟ چور کس طرح ہوسکتا ہے؟ قاتل کس طرح ہوسکتا ہے؟ اور اسی طرح فلاں فلاں اور فلاں کس طرح محبّ رسول ہوسکتے ہیں؟

کیا اولادِ آدمؑ کی یہ عار نہیں کہ جانور اور بے جان اشیاء کچھ ذی عقل و شعور انسانوں سے بڑھ کر نبی ﷺ کا احترام اور تعظیم کرتی ہوں؟ امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک ایسا پتھر ہے جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ میں اب تک اسے پہچانتا ہوں۔ امام ترمذیؒ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ مکہ کے علاقے میں نکلا تو کوئی ایسا پہاڑ یا درخت نہیں تھا کہ جس کے پاس سے ہم گزرے ہوں اور اس نے یہ نہ کہا ہو: (السلام علیک یا رسول اللہ!)

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ ایک درخت کے ساتھ کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے۔ تاہم جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ منبر پر خطبہ دینے لگے۔ اس پر وہ درخت رنجیدہ ہوا، اور اُونٹوں کی طرح رونے کی آوازیں نکالنے لگا، آپ ﷺ نے اس پر دست مبارک پھیرا اور چپ کرایا یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگیا۔ اگر آپ کو بے جان اشیاء کا سلام عجیب لگے تو یہ واقعہ بھی عجیب ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کی بنائی ایک چاردیواری میں داخل ہوئے تو ایک اُونٹ نظر آیا جو آپ ﷺ کو دیکھتے ہی آبدیدہ ہوگیا، اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس کا مالک کون ہے؟ ایک نوجوان انصاری نے کہا: میرا ہے یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا "اس جانور کے معاملہ میں اللہ سے نہیں ڈرتے! جس نے اسے تمہارے سپرد کیا ہے۔ یہ مجھے شکایت کررہا تھا کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس پر بوجھ ڈالتے ہو۔" [مسند احمد و ابوداؤد] ان

جانوروں اور بے جان اشیاء میں آپ ﷺ کی تعظیم سن کر انسان کو شرم آنے لگتی ہے کہ کس طرح یہ سب جاندار و بے جان نبی ﷺ کا احترام و تعظیم کرتے ہیں اور ہم کس طرح اس تعظیم و احترام سے قاصر ہیں۔ ہم تو نصرت رسول اللہ ﷺ سے ہٹ گئے ہیں۔ نبی ﷺ کا مذاق اُڑانے والوں، سنت نبویؐ اور شریعت الٰہی پر حملے کرنے والوں کا ہاتھ پکڑنے سے بھی رہ گئے ہیں۔ یہ کیسی قسوتِ قلبی ہے، جو ہمارے دلوں میں آگھسی ہے؟

حسن بصریؒ فرماتے تھے: اے مسلمانو! یہ لکڑی رنجیدہ ہوگئی تھی اور نبی ﷺ کی ملاقات کا شوق رکھتی تھی۔ آپ تو اس شوق و جذبہ کے زیادہ حقدار ہو مگر اللہ کے بندو! ان سے ملاقات کا وہ کس طرح شوق رکھے جو اُن سے محبت ہی نہ کرتا ہو؟ جو اُن کی نصرت ہی نہ کرتا ہو؟ ان کی ملاقات کا طالب کس طرح بنے جو ان کے حکم کو بھاری اور مشکل محسوس کرتا ہو؟

نبی ﷺ کی ملاقات کا جذبہ تو اسی شخص میں پایا جاسکتا ہے کہ جس کا دل آپ ﷺ کی محبت سے بھرا ہو۔ جس کے خون میں محبت نبوی دوڑتی ہو۔ جس کے قلب و لسان پر نبی ﷺ کی تعظیم چھائی ہو۔ محبت میں یوں ڈوبا ہو کہ زبان سے یہ الفاظ نکل آئیں۔ میرے باپ، دادا اور میری آبرو آپ ﷺ کی عزت پر قربان ہے۔ ہمارے رسول اللہ ﷺ کو مذاق اُڑانے والوں کے مذاق سے، ہٹ دھرم لوگوں کی ہٹ دھرمی سے کوئی نقصان نہیں پہنچنے والا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خود حفاظت فرمائی ہے۔ فرمایا: ﴿اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ﴾ [الحجر] ''تمہاری طرف سے ہم اُن مذاق اُڑانے والوں کی خبر لینے کیلئے کافی ہیں۔''

شیخ الاسلام ؒ سلف صالحین کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب کفار، نبی ﷺ کا مذاق اُڑانے لگتے تو سلف صالحین جلد آنے والی فتح کی بشارتیں دیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فرمایا ہے ﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الکوثر] ''تمہارا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔'' اللہ کے رسولوں کا مذاق اُڑانے والوں کا یہی حشر ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے ﴿وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ [الانعام] ''اے محمد ﷺ! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اُڑایا جا چکا ہے، مگر ان مذاق اُڑانے والوں پر آخر کار وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے۔'' یہ گستاخانہ اعمال تو ہمارا امتحان ہیں، ہمارے ایمان کو جانچنے کا میزان ہے، ان کے بعد ہماری کامیابی و کامرانی نصرت نبی ﷺ ہی کی مرہون منت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الاعراف] ''لہٰذا جولوگ ان پر ایمان لائیں اوران کی حمایت اور نصرت کریں اوراُس روشنی کی پیروی اختیار کریں جواس کے ساتھ نازل کی گئی ہے وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

میں تو نبی ﷺ کی تعریف اوران کی ثناء بیان کرنے سے ہٹنے والانہیں ہوں، میں امید رکھتا ہوں کہ اسی عمل کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت میں رہوں گا،اس جنت میں کہ جہاں نبی مصطفیٰ ﷺ بھی ہوں گے،اس تعریف کے ذریعے میں ان کی رفاقت کا امیدوار ہوں اسی دن کیلئے جدو جہد میں لگا ہوں۔

اے اللہ! روشن چہرے اور خندہ پیشانی والے نبی ﷺ پر خیر اور برکتیں نازل فرما! اے اللہ آپ ﷺ کے چاروں ہدایت یافتہ خلفاء راشدین، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا۔ تمام صحابہ کرامؓ سے راضی ہو جا۔ تابعینؒ اور تا قیامت ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے راضی ہو جا۔ اپنے فضل وکرم اور عفوو درگزر سے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

اے اللہ! جو اسلام اور مسلمانوں کا بدخواہ ہو، اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں! اس کی چال کو اسی کے گلے کی پھانسی بنادے۔ آمین یارب العالمین!

(بشکریہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' و ''پیغام ٹی وی'' لاہور)

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کو صدمہ

ان کی اہلیہ محترمہ کا انتقال پرُ ملال

مورخہ 27 جنوری بروز منگل ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی اہلیہ (ام سعد) طویل علالت کے بعد چین میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند اور شب بیدار خاتون تھیں۔ دس ہزار کے قریب ان کی شاگردات ہیں، مرحومہ کی نماز جنازہ کے بعد چین میں تدفین ہوئی اوران کی غائبانہ نماز جنازہ مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں مورخہ 28 جنوری بروز بدھ بعد نماز ظہر حافظ عبدالقیوم نے پڑھائی۔ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے ان سے اظہار تعزیت کیا اور مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا و ادخلھا الجنۃ الفردوس۔